سوال

(1046)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گذشتہ عید الفطر میں ہمارے ہاں کچھ اختلاف پیدا ہوا کیونکہ حکومت نے چاند دیکھنے کا اعلان تقریباً نو بجے کے قریب کیا اور تقریباً ڈیڑھ دو سو افراد نے پیر کو عید نماز ادا کی۔ ساتھیوں کے اطمینان کے لئے چند مسائل سے آگاہی مطلوب ہے :

۱۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اس کو دیکھ کر افطار کرو، اگر تم پر ابر کیا جائے تو شعبان کے تیس دن پورے گنو'' (صحیح مسلم، بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، رقم : ۱۰۸۰)

فق علیہ حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہورہا ہے، اس کے پیش نظر کیا دوربین اور خلائی سیاروں سیٹلائٹ کے ذریعے سے حکومتی ادارے اور رویتِ ہلال والے جو چاند دیکھتے ہیں، ان کی بات درست تسلیم کی جائے یا نہیں ؟

۲۔ : ''بے شک اللہ تعالیٰ نے چاند کی رویت میں تاخیر کردی (یعنی نظر نہ آنے دیا) لہٰذا وہ اسی رات کا مانا جائے جس رات کو تم نے اسے دیکھا'' (صحیح مسلم، بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ، ...الخ، رقم : ۱۰۸۸) تو اگر ہم دوربین یا خلائی سیاروں سیٹلائٹ سے چاند دیکھیں تو کیا اس حدیث پر عمل ہو

۳۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت کریب رحمہ اللہ ایک مرتبہ شام گئے جب وہ واپس مدینہ منورہ آئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا : تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا : ہم نے جمعہ کو دیکھا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا : کیا تم نے بھی دیکھا تھا؟ انہوں نے

ضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے لاہور والے کراچی کی یا کراچی والے پشاور کی یعنی ملک کے دور ترین علاقے والے ایک دوسرے کی شہادت پر عید کریں یا نہ کریں ؟

۴۔ احادیث میں ہے کہ دو عادل مسلمان گواہی دیں تو روزہ رکھو یا موقوف کرو۔ (سنن النسائی، بَابُ قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ ...الخ، رقم : ۲۱۱۶)

عتی و مقلد کی گواہی پر روزہ رکھا یا موقوف کیا جاسکتا ہے۔ قرآن و حدیث سے واضح فرمائیں۔ اور آپ علمائے کرام سے ہی ہمیں علم ہوا کہ محدثین کرام رضی اللہ عنہم اس آدمی کی روایت اور شہادت قبول نہیں کرتے تھے جس نے زندگی میں ایک جھوٹ بھی بولا ہوتا۔

۵۔ اگر طاغوتی حاکم وقت عوام پر کوئی فیصلہ قرآن و حدیث کے خلاف پیش کرے تو اسے ماننا چاہیے یا نہیں؟ قرآن و حدیث سے واضح فرمائیں۔ (خالد محمود سلفی، اوکاڑہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سے جوبات ثابت ہے وہ یہ ہے کہ اثباتِ رمضان کے لئے ایک عادل مسلمان کی شہادت کافی ہے اور خروج رمضان وغیرہ کے لئے دو عادل گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔ اس سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ چاند کو دیکھنے سے مقصود ہر ایک کا دیکھنا نہیں بلکہ شرعی طور پر اس کا اثبات ہے۔ کسی اسلامی ملک میں

۲۔ اگر چاند نظر نہ آئے تو واقعی یہی حکم ہے اور جدید ایجادات کے ذریعہ رویت کی صورت میں بھی رویت قابل اعتبار ہے۔

۳۔ سوال میں مذکور حدیث کی شرح میں اہل علم نے بہت کچھ لکھا ہے، مگر راجح بات یہ ہے کہ ایک ملک کی رویت دوسرے ملک کے لئے کافی نہیں کیونکہ شام دوسرا ملک ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دوسرا ملک ہونے کی وجہ سے اعتبار نہیں کیا، رہا صوبہ سرحد کا معاملہ تو بسببِ قرب

ہو : (توضیح الافکار : ۲/۱۹۹ تا ۲۱۲)

۵۔ طاغوتی حاکم کا حدیث من رایٰ منکم منکرًا کی روشنی میں معارضہ ہونا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:832

محدث فتویٰ